باغ مُرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر   مَیں خُدا کا فضل لایا پھر ہُوئے پَیدا ثمار

اس شمارہ میں

قیمت سالانہ : ۲۵ روپے
ماہانہ : ۲ روپے ۵۰ پیسے
ممالک بیرون : ۱۵۰ روپے

پبلشر: مبارک احمد خالد ؛ پرنٹر: سیّد عبدالحیٔ ؛ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ ؛ رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۸۳۰ ؛ کتابت: عبدالماجد

یہ عشق و وفا کے کھیت

جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ۱۴واں سال گزر رہا تھا کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو صدق و وفا کا ایک غیر معمولی مظاہرہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ احمدیت کے اُفق پر مہر و ماہ کی طرح ہمیشہ جگمگاتا رہنے والا یہ واقعہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں رونما ہوا تھا۔ ایک فنا فی اللہ، پاکباز اور عظیم رُوحانی وجود کو ظالمانہ طور پر موت کے گھاٹ اتار دینے پر حضور کو جہاں دلی صدمہ پہنچا وہاں اطمینان اور تسلی کا یہ پہلو بھی مضمر تھا کہ حضور کی خدا نما صحبت میں ایسے مخلص اور فدائی وجود جنم لے چکے ہیں جو اپنا سب کچھ دین و ایمان کی خاطر لٹا دینے کے لیے ہر لحظہ اور ہر آن تیار رہیں۔ حضور نے اس مثالی قربانی کو اپنی صداقت کا ایک زبردست معجزہ قرار دیتے ہوئے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہمیشہ اس واقعہ کو مستحضر رکھیں اور انہی نقوشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کے حضور جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہیں۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء کو جماعت احمدیہ اپنی زندگی کے ۹۸ ویں سال میں داخل ہو جائے گی۔ ماضی کے ورق اُلٹ کر احمدیت کی ۹۷ سالہ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو قربانیوں کی بے شمار کہکشائیں چار سُو پھیلی نظر آتی ہیں۔ چار دانگِ عالم میں احمدیوں نے ابتلاؤں کے کناروں پر اپنے سفینے جلا کر دینِ حق کا پرچم سربلند رکھا۔ اپنے لہو سے وہ روشن ...ارے تخلیق کیے جو مادہ پرستی کے اس دَور میں بسنے والوں کی آنکھیں خیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۹۸۲ء میں قدرتِ ثانیہ کے چوتھے دَور کے آغاز سے جماعت منظم قربانیوں کے ایک نئے عہد میں داخل ہوئی۔ تقدیر الٰہی کی طرف سے قربانیوں کے معیار، انکی کمیت اور کیفیت بڑھانے کے مطالبہ پر جماعت نے والہانہ انداز سے لبیک کہا، اور پھر چراغ سے چراغ روشن ہوتے چلے گئے۔ اس تمام جدوجہد کی روشنی اس وجود کی مرہونِ منت ہے جو خدا کی طرف سے منصب امامت پر فائز کیا گیا ہے اور جو خود میدان صبر و رضا میں سب سے آگے سب سے بلند سب سے جری اور شجاع ہے اور اپنے پاک نمونہ سے جماعت کے قدم تیز تر اور تیز تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ تاریخِ احمدیت کے ایک انتہائی نازک موڑ کا ذکر کرتے ہوئے امام جماعتِ احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"میں نے اللہ سے عرض کی کہ اے خدا! تو گواہ ہے اگر پھانسی کا پھندا میرے لیے مقدر ہے تو

خدا کی قسم میں اس کو چوم کر پھانسی پر چڑھوں گا۔ اگر قتل کے یا ٹار چر کے کوئی ذرائع تیری تقدیر میں میرے لیے مقدر ہیں تو خدا تو گواہ ہے کہ میں ایک ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا اور جماعت کے لیے ایسی مثال چھوڑ کر جاؤں گا کہ جماعت کا ذرہ ذرہ ان رستوں کی پیروی کرے گا اور ان پر چل کر تیرے حضور جانیں فدا کرے گا۔"

یہ جذبات صرف مناجات نہیں صورِ اسرافیل تھے جو جماعت کی رگوں میں سرایت کر گئے اور ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ احمدی خار زارِ وفا میں نکل آئے اور اپنے جذبات کو عمل کے سانچوں میں ڈھال کر ان کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کی۔

پس احمدیت کا سر فخر سے بلند ہے کہ اس کے ہزاروں، لاکھوں فرزند آج بھی ہر قسم کی اذیتوں کو برداشت کرتے ہوئے غیر متزلزل چٹانوں کی طرح اپنے عقیدہ اور مسلک پر قائم ہیں۔ اور رحم کے لیے ان کی نظر صرف اور صرف اپنے رب کی طرف اٹھتی ہے۔ نفرتوں کے الاؤ اور بغض و عناد میں بجھے ہوئے زہریلے تیر ان کی لافانی مسکراہٹیں نہیں چھین سکے۔ احمدیت کے ۹۷ ویں سال کے اختتام پر احمدیت کے سپوتوں نے قربانیوں کے بعض نئے سنگِ میل رکھے ہیں اور خدا کے حضور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر بیٹھے ہیں۔ ہماری تاریخ کا یہ منفرد واقعہ ہمارے اس یقین کو مزید پختگی عطا کرتا ہے کہ ہمارا نیا سال بھی ایسی ہی عظمتوں سے معمور ہو گا۔

اے عبد اللطیف تجھ پر ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں کہ تو اس قافلۂ عشاق کا سالار ہے اور تیرے قدم بقدم چلنے والے ان تمام دیوانوں پر بھی سلام ہو جو اپنے خون سے نئی کہکشائیں بنا رہے ہیں۔ یہی پاک خون ہے جس سے احمدیت کی کھیتی لہلہائے گی اور خون کا ہر قطرہ اسے نئی شادابی عطا کریگا ★

زندہ معجزہ

امام جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"سیدنا حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا ایک زندہ معجزہ جو ہر دوسرے اعتراض ہر مخالفت پر غالب آنے والا اور ہمیشہ غالب آنے والا معجزہ ہے وہ جماعت احمدیہ کا قیام ہے اور جماعت احمدیہ کی تربیت ہے اور جماعت احمدیہ کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ادائیں ہیں۔ ایسی ادائیں تو دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آسکتیں کوئی مثال نہیں اس جماعت کی۔ ایسا عشق، ایسی محبت، ایسی وابستگی کہ دیکھ کر رشک آتا ہے۔ محبت ہونے کے باوجود رشک آتا ہے۔ ڈر لگتا ہے کہ ہم سے زیادہ نہ پیار کر رہے ہوں یہ لوگ۔ یہ کیفیت ایک ایسی کیفیت ہے کہ فی الحقیقت دنیا کے پردہ پر کوئی اس کی مثال چھوڑ اس کے شائبہ کی بھی کوئی مثال نظر نہیں آسکتی۔ جماعت اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے توحید پر قائم ہو چکی ہے۔ ہر فتنے سے بچنے کیلئے خدا تعالیٰ نے اس کی سرشت میں وہ باتیں رکھ دی ہیں جنکو دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔"

(الفضل ۲۲ رجون ۱۹۸۲ء)

"تبرکات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

وہ آخر فتح یاب ہوں گے!
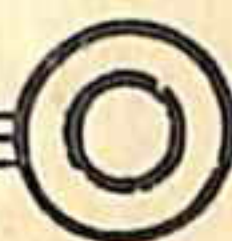
"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بد بختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا ہوتا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(الوصیت صہ ۹)

جس کا ہر سانس ہے تسخیر مصائب کا پیام

معاشرتی برائیوں کی اصلاح کے متعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۸۶ء

حضور نے سورۃ الحجرات کی آیات ۱۱ تا ۱۴ تلاوت فرمائیں۔ اوران کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں حسنِ معاشرت کے تمام بنیادی اصول بیان فرما دیئے گئے ہیں اوران تمام باتوں سے روکا ہے جن سے انسانی معاشرہ کسی نہ کسی رنگ میں بیمار پڑ جاتا ہے اور خوشی کی بجائے دکھوں کا موجب بنتا ہے۔

قرآنِ کریم نے معاشرہ کے بگڑنے کی وجہ باہمی تفاخر اور بڑائی بیان فرمائی ہے آج دُنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے دُکھوں کی بناء تفاخر ہی ہے اور یہ مختلف قسم کے تفاخر آج عالمگیر تباہیوں پر منتج ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم ایک دوسرے کو دُکھ پہنچانے والی باتوں اور بُرے نام رکھنے سے بھی منع فرماتا ہے۔

اسی طرح فرمایا اِنَّ بعض الظن اِثمٌ یعنی بہت زیادہ ظن کی عادت ڈالو گے تو بعض ظن ایسے ہوں گے جو گناہ بن جائیں گے۔ سوءِ ظن کی بجائے اکثر ظن سے بچنے کی تعلیم دینے میں ایک گہری حکمت ہے اور وہ یہ کہ استنباط تو ظن کا حصہ ہے مگر ظن پر مائل ہونے والے شواہد کی تلاش چھوڑ دیتے ہیں۔ پس حقائق کی جستجو تمہاری عادت ہونی چاہیئے

جن لوگوں کو حقائق کا سامنا کرنے کی عادت نہیں ہوتی وہ غیبت کرتے ہیں۔ اس بات کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ اول تو بھائی کا گوشت کھانا ویسے ہی مکروہ چیز ہے مگر اسے مردہ کہہ کر اسکی بیچارگی کو ظاہر کیا اور بتایا کہ جسے وہ طیب غذا سمجھ رہا ہے وہ دراصل مُردہ بھائی کا گوشت ہے

حضور نے فرمایا جس طرح قوموں کے مابین کوئی فخر جائز نہیں اسی طرح مرد و عورت میں سے بھی کسی کو دوسرے پر فضیلت یا فخر نہیں۔ قرآن کریم ہر دو کے حقوق تسلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے وہی زیادہ معزز ہے مرد ہونے کی وجہ سے عورت کی تذلیل کرنے کا کوئی حق نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفات باری تعالےٰ کے مظہرِ اتم تھے اور آپ نے فرمایا کہ میں اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں ایک اور جگہ فرمایا کہ میں اخلاق کے حُسن

کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے لیے آیا ہوں۔ مگر بدقسمتی کا یہ عالم ہے کہ اس آقا کی طرف منسوب ہونے والوں کے اخلاق سب سے گرے پڑے ہیں۔ احمدیت کو یہ کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنا ہے اور یہ چیز کتابیں لکھنے اور سیرت کے نغمے گانے سے نہیں خود صاحب خلق بن کر دکھانے سے حاصل ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ غیروں کے مقابل پر اپنے اخلاق دیکھ کر یقیناً عظمت کا احساس ہوتا ہے مگر میری نظر تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر ہے پس اگر ترقی ہے تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر اپنی نظریں مرکوز رکھیں۔ حضور نے اس ضمن میں سب سے پہلے عائلی زندگی کی درستی پر زور دیا اور فرمایا کہ پہلے گھر کو جنت میں تبدیل کریں۔ اور پھر سارے معاشرہ کو حسین بنانے کی کوشش کریں۔ جب دنیا آپ کو جہنم میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہی ہے آپ خود اپنے لیے جنت پیدا کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱ر جنوری ۱۹۸۶ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ایسی معاشرتی خرابیوں کا ذکر فرمایا جن کے نتیجہ میں معاشرہ میں دکھ پھیلتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ معاشرتی خرابیاں ایسی نہیں ہوتیں جن کا دکھ یکطرفہ ہو بلکہ وہ بھی دکھ اٹھاتے ہیں، جو ان دکھوں کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے اور وہ بھی دکھ اٹھاتے ہیں جو ان کا نشانہ بنائے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب برائیوں کی جڑ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے گریز ہے۔ قرآن کریم کے لفظ جب عمل میں ڈھلتے ہیں تو اسی کا نام سنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن جاتا ہے بعض عائلی خرابیوں سے بچنے کے متعلق آنحضرتؐ کے بعض ارشادات کا ذکر کر کے حضور نے فرمایا کہ اگر یہ حسین خلق پیدا ہو جائیں تو کم از کم نوّے فیصد فساد کے محرکات ختم ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوام بنایا ہے بنیادی طور پر وہی ذمہ دار ہے کہ حسین اخلاق کا مظاہرہ کرے تا عورتیں بھی اس سے نمونہ پکڑیں اور حسین اخلاق کو اپنائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضورؐ کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک کے بعض واقعات بیان فرمائے اور بتلایا کہ آپؐ نے ساری زندگی میں ایک مرتبہ بھی ازواج مطہرات میں سے کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک معاشرتی خرابی طعن و تشنیع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طعنہ زنی کرنے والا، یاوہ گو اور زبان دراز شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے بڑے دردبھرے انداز میں ان معاشرتی خرابیوں کا ذکر فرمایا اور بتلایا کہ یہ باتیں میرے لیے بہت تکلیف دہ ہیں اور جب میں خطبہ میں ان کا ذکر کرتا ہوں تو بعض لوگ یہ غلط ردّعمل دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کو ایسی باتیں ہی نہ لکھا کرو تا حضور کو تکلیف نہ ہو حضور نے فرمایا۔ یہ تکلیف میرا حق ہے اور آپ کا فرض ہے کہ مجھے یہ تکلیف پہنچائیں کیوں کہ میں جواب دہ ہوں۔ حضور نے فرمایا مجھے پتا نہیں چلے گا تو میں ان فرائض کو کیسے ادا کرنے کی کوشش کروں گا جو خدا تعالیٰ نے میرے ذمے ڈالے ہیں۔ حضور نے اصلاح معاشرہ کے لیے احباب جماعت کو دعاؤں کی تلقین فرمائی اور پرزور الفاظ میں فرمایا کہ اگر آپ اس آرزو میں جیتے ہیں کہ ساری دنیا پر دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ جائے تو یاد رکھیں اور اس بات کو کبھی نہ بھلائیں کہ اصلاح معاشرہ کے بغیر یہ بات کبھی نہیں ہوگی آپ کو لازماً معاشرہ کی اصلاح کرنی پڑے گی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ر فروری ۱۹۸۶ء

اصلاح معاشرہ کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے

ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم سب سے زیادہ با اخلاق انسان یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہیں اور آج ہم آپ کے حقیقی غلام ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو دنیا کی سب سے با اخلاق جماعت ہونا چاہیئے حضور نے فرمایا۔

ہر مرد ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے
اور ہر عورت ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے

حضور نے فرمایا ایسا شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کے لیے ضروری ہے کہ عورتوں کو صالح بنائیں۔ تقویٰ اختیار کریں جب تقویٰ نہ ہو تو اولاد بھی پلید ہو جاتی ہے اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے اس لیے چاہیئے کہ سب نیک نمونہ دکھاویں۔ حضور ایدہ اللہ نے میاں بیوی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ بعض مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں کہ مرد کو طلاق دینی پڑتی ہے یا عورت کو طلاق لینی پڑتی ہے لیکن طلاق میں جلدی کرنا مناسب نہیں ہے۔ معاشرتی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ بہت سی باتیں جو ہمارے معاشرہ کو خراب کر رہی ہیں انکی بنیادی وجہ تکبر ہے حضور نے فرمایا کہ سب سے زیادہ خطرناک تکبر نیکی کا تکبر ہے دنیا میں بہت سے فساد نیکی کے تکبر کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جو شخص نیکیوں پر تکبر کرتا ہے اسے اپنی بدیوں پر شرمندگی کی توفیق بھی نہیں ملتی

ندامت اور استغفار کی توفیق اسی کو ملتی ہے جو اپنی نیکیوں پر انکسار کرتا ہے اس لیے انکسار سیکھیں اور یہ انکسار حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے جماعت احمدیہ کی کہ نہ صرف اخلاق پیدا کرے بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھ کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴ فروری ۱۹۸۶ء

حضور نے سورۃ الفرقان کی آیات ۷۵ تا ۷۸ کی تلاوت اور پُر معارف تفسیری ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ان آیات میں عائلی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصود زندگی کا تحفظ اور بقائے نسل بیان کیا گیا ہے اور مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے انسانی زندگی اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ صرف بقائے نسل نہیں بلکہ اس نسل کا باقی رکھنا مقصود بنتا ہے جو متقی ہو اور اعلیٰ اقدار کی حامل ہو۔

تزوج کا دوسرا مقصد رفاقت اور تسکین قلب ہے۔

حضور نے فرمایا:

قرآن کریم سے بنیادی وجہ بیاہ شادی کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جس سے عائلی زندگی کو ایک نمایاں مقام حاصل ہو اور خاندان کی بناء پر سوسائٹی قائم کی جائے انفرادیت کی بناء پر سوسائٹی کا قیام نہ ہو۔ مگر جب شادی کے مقاصد بگاڑ دیئے جائیں جب نیتیں بگڑ جائیں تو الاعمال بالنیات کے مطابق نتیجہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ حضور نے معاشی و معاشرتی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض ماں باپ محض سوشل سٹیٹس اونچا کرنے کے لیے لڑکی دیتے ہیں پھر لڑکے ایسی لڑکیوں کی تلاش کرتے ہیں جن کے خاندان کو باہر سے دیکھا جائے تو بظاہر اس میں بڑی چمک دمک نظر آئے۔ ایسی شادیاں اکثر ناکام ہوتی ہیں۔ حسن کے نتیجہ میں شادی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حسن کے نتیجہ میں کچھ مودت اور رحمت ضرور آجاتی ہے مگر اس کو دوام حاصل نہیں رہتا۔ جبکہ سیرت ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی اپنی کشش نہیں کھوتی۔ جتنا زیادہ آپ ایک صاحب سیرت انسان کے قریب ہوں اتنا ہی زیادہ اس سے محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے

(بقیہ صفحہ ۳۹)

پھر بہار آئی خُدا کی بات پھر پوری ہوئی

حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کے کلام سے انتخاب —— عبدالخالق ناصر

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بُستاں ہے

اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھُول میرے بوستاں میں

پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور باد بہار

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مرے اے ناخُدا
آگیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہوگیا ہے بے نشاں
اک نظر کر اس طرف تا کچھ نظر آوے بہار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

چھُٹ گئے شیطاں سے جو تھے تیری اُلفت کے اسیر
جو ہوئے تیرے لیے بے برگ و بر پائی بہار

میں تو تیرے حکم سے آیا مگر افسوس ہے
چل رہی ہے وہ ہوا جو رخنہ اندازِ بہار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدّتِ گرمی کا ہے محتاجِ بارانِ بہار

کب یہ ہوگا یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھکو کہ وہ دن ہونگے ایّامِ بہار

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

اے خدا تیرے لیے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھکو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار

چلی اُس ہاتھ سے کشتی ہماری

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے تفصیلی سوانح
ماہ و سال کے آئینہ میں

ایڈیٹر کے قلم سے

ولادت سے آغاز ماموریت تک

۱۸۳۵ء : ۱۳ فروری بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو بروز جمعہ طلوعِ فجر کے بعد حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ولادت ہوئی آپ کے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ وہ جلد ہی فوت ہوگئی۔

۱۸۴۲ء : ابتدائی تعلیم از منشی فضل الٰہی صاحب۔

۱۸۴۶ء : صرف و نحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب

۱۸۵۲ء : حضور کی پہلی شادی حرمت بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ کثرت مطالعہ کا آغاز

۱۸۵۳ء : نحو، منطق، حکمت اور دیگر مروجہ علوم کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب۔ اسی زمانہ میں طب کی بعض کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔

〃 : حضور کے پہلے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کی ولادت۔

۱۸۵۵ء : ولادت مرزا فضل احمد صاحب

۱۸۶۴ء : رؤیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اشاراتِ ماموریت

〃 : سیالکوٹ میں ملازمت کا آغاز جو ۱۸۶۸ء تک جاری رہا۔

〃 : عیسائی پادریوں سے مناظروں کا آغاز

۱۸۶۸ء : حضور کی والدہ ماجدہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کا انتقال۔
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری اور الہام
"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ (یہ غالباً پہلا الہام ہے)

۱۸۷۲ء : ملک کے مختلف اخبارات میں مذہبی مضامین کے سلسلہ کا آغاز

۱۸۷۳ء : فارسی میں منظوم کلام کہنا شروع کیا۔

۱۸۷۴ء : رویا میں فرشتہ کو دیکھا جس نے ایک نان آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا
"یہ تیرے لیے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے"

۱۸۷۵ء : حضور کے والد ماجد نے بیت اقصیٰ کی بنیاد رکھی۔ جو جون ۱۸۷۶ء میں مکمل ہوئی۔
حضور نے آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھے۔

۱۸۷۶ء : حضرت میر ناصر نواب صاحب کی قادیان میں پہلی بار آمد
حضور کی مولوی عبداللہ غزنوی صاحب اور دوسرے اہل اللہ سے ملاقات۔
۲ر جون کو حضور کے والد ماجد کی وفات اور حضور کا الہام "الیس اللہ بکاف عبدہٗ"
کثرت مکالمات و مخاطبات کی ابتداء

۱۸۷۷ء : حضور کے خلاف پہلا مقدمہ ایک عیسائی رلیارام کی طرف سے جو مقدمہ ڈاکخانہ کے نام سے مشہور ہے
اور حضور کی بریت۔
: سفر سیالکوٹ۔
: منشی سراج الدین صاحب بانی اخبار "زمیندار" کی قادیان میں آمد۔

۱۸۷۸ء : ۹ر فروری تا ۹ر مارچ اخبار سفیر ہند میں آریہ سماج کے خلاف حضور کا انعامی مضمون شائع ہوا۔
انعام کی رقم پانچ سو روپیہ تھی۔ پنڈت کھڑک سنگھ اور باوا نرائن سنگھ کے ساتھ حضور کی قلمی جنگ۔

۱۸۷۹ء ۲۱ر مئی تا ۱۷ر جون۔ برہمو سماج کے لیڈر پنڈت اگنی ہوتری سے ضرورت الہام کے متعلق تحریری مباحثہ
ابتداء تصنیف براہین احمدیہ و اعلان طبع و اشاعت

۱۸۸۰ء : اشاعت براہین احمدیہ حصہ اوّل و دوم اور دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج۔
حضور پر قولنج زحیری کا خطرناک حملہ اور اعجازی شفا کا نشان

آغاز ماموریت سے وفات تک

۱۸۸۲ء : ماموریت کا پہلا الہام قل انی اُمرتُ و انا اوّل المسلمین۔ مکمل الہام قریباً ستّر فقرات پر مشتمل تھا۔
اشاعت براہینِ احمدیہ حصہ سوم
تمام مذاہب باطلہ کو نشان نمائی کی دعوت۔
حضرت مولانا نورالدین صاحب (بعد میں حضورؑ کے پہلے جانشین) کو اسی سال حضور کے نام سے واقفیت ہوئی۔

۱۸۸۳ء : بیت مبارک کی تعمیر کا آغاز اور ۹ اکتوبر کو تکمیل
نواب صدیق حسن خان صاحب کی طرف سے براہین احمدیہ کی بے حرمتی اور اس کی سزا۔ آخر حضور کی دُعا سے ان کی مشکلات ختم ہوئیں۔
وفات مرزا غلام قادر صاحب برادرِ اکبر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔
الہام "وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد"
بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی سرسوتی پر اتمام حجت اور ان کو قادیان آنے کی دعوت۔
پنڈت لیکھرام سے مقابلہ کا آغاز

۱۸۸۴ء : حضور کا پہلا سفر لدھیانہ۔ اکتوبر میں دوبارہ لدھیانہ اور پھر مالیر کوٹلہ کا سفر۔
انبالہ چھاؤنی میں آمد۔ منشی عبداللہ سنوری صاحب کی درخواست پر سفر سنور اور راستے میں پٹیالہ میں مختصر قیام۔
وزیر اعظم پٹیالہ سید محمد حسن صاحب کی طرف سے استقبال۔
۱۷ نومبر کو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے دلی میں حضور کا نکاح اور ان کا رخصتانہ۔

۱۸۸۵ء

مارچ : ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مجددیت کے دعویٰ کا عام اعلان فرمایا اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی۔ یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا اور ایشیا، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں اور سیاسی مدبروں اور دانشوروں کو بھیجا گیا۔ اس زمانہ کی کوئی نامور اور معزز شخصیت ایسی نہ تھی جس تک یہ آواز نہ پہنچائی گئی ہو۔
پنڈت اندرمن مراد آبادی اور پادری سوفٹ کو مقابلہ کی دعوت اور ان کا گریز

۱۰ جولائی : حضور کے کپڑوں پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا نشان ظاہر ہوا۔

اگست : قادیان کے آریوں کی طرف سے نشان نمائی کی درخواست۔

۱۹ر ستمبر : حج کے موقع پر میدان عرفات میں حضور کی دعا حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کی زبانی پڑھی گئی۔ یہی دعا بیت اللہ اور دوسرے مقدس مقامات پر بھی کی گئی۔

۱۹ر نومبر : پنڈت لیکھرام کی قادیان میں آمد اور دو ماہ تک بدزبانی اور حضور کا غیر معمولی صبر۔

۲۸ر نومبر : ستارے ٹوٹنے کا آسمانی نظارہ ظاہر ہوا۔

دسمبر : منشی احمد جان صاحب کی وفات پر حضور کا سفر لدھیانہ۔ اسی سال حضرت مولانا نورالدین صاحب پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے۔

۱۸۸۶ء

۲۲ر جنوری : حضور چلہ کشی کے لیے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ واپسی ۱۷ر مارچ کو ہوئی۔

۲۰ر فروری : حضور نے اشتہار دربارہ پیشگوئی مصلح موعود تحریر فرمایا۔ جو یکم مارچ کو اخبار "ریاض ہند" امرتسر میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔

۱۱، ۱۴ مارچ : ہوشیار پور میں ماسٹر مرلی دھر ڈرائنگ ماسٹر سے تحریری مباحثہ جو ستمبر میں سرمہ چشم آریہ کے نام سے شائع ہوا۔

۱۸ر مارچ : پیشگوئی مصلح موعود کے مقابل پر لیکھرام نے جوابی اشتہار شائع کیا۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ کے نسبت نابود ہو جانے کی پیشگوئی کی۔

۱۵ر اپریل۔ حضور کی صاحبزادی عصمت کی ولادت۔ (وفات جولائی ۱۸۹۱ء)

آریہ سماج کے مشہور لیڈروں کو دعوت مباہلہ دی۔

حضور کا سفر انبالہ۔ ایک ماہ کے قیام کے بعد ۲۵ر نومبر کو قادیان واپسی

۱۸۸۷ء

تصنیف واشاعت شحنۂ حق

جون : حضور کا سفر انبالہ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے حضور کی پُرتکلف دعوت

امریکہ میں حضور کی نشان نمائی کی دعوت کی بازگشت۔ مسٹر الیگزنڈر رسل وب صاحب سے خط و کتابت اور ان کا قبول دین حق۔

اگست : ولادت بشیر اوّل

۸ر ستمبر : حضور کو الہام ہوا "داغِ ہجرت"

۱۸۸۸ء

۷ر جنوری : حضرت مولانا نورالدین صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا سفرِ جموں۔
۱۸ر مئی : پادری فتح مسیح کی طرف سے حضور کو پیشگوئیوں میں مقابلہ کی دعوت اور پھر اسکا اعترافِ شکست
مئی : حضور کے الہامات دربارہ پیشگوئی محمدی بیگم
جون : اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کو بیعت لینے کا ارشاد
وزیر اعظم پٹیالہ سید محمد حسن خان صاحب کی دعوت پر پٹیالہ کا سفر
۴ر نومبر : وفات بشیر اول
یکم دسمبر : اشاعت سبز اشتہار اور بیعت کا اعلانِ عام

۱۸۸۹ء

۱۲ر جنوری : اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ، میں دس شرائط بیعت کا اعلان
" " : ولادت حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد (مصلح موعود) وفات ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء
۱۸ر جنوری : حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا عقیقہ
حضور کا سفر لدھیانہ
۴ر مارچ : بیعت کے اغراض و مقاصد پر مشتمل اشتہار شائع کیا۔
ہوشیار پور میں شیخ مہر علی صاحب کے لڑکے کی تقریب شادی میں شمولیت۔
۲۳ر مارچ : لدھیانہ میں حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت اولیٰ اور جماعت احمدیہ کا آغاز۔
مردوں کے بعد عورتوں نے بیعت کی۔

اول المبایعین حضرت مولانا نورالدین صاحب۔ نیز حضرت حافظ حامد علی صاحب۔ حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب، حضرت منشی اروڑا خان صاحب پہلی بیعت میں شامل ہوئے۔ انہی ایام میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے بیعت کی۔

اپریل : لدھیانہ سے حضور علی گڑھ تشریف لے گئے۔
مئی : تصنیف "ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب"۔

۱۸۹۰ء

اشاعت فتح اسلام و توضیح مرام

اعلان دعویٰ مسیحیت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے فتویٰ تکفیر

اشاعت تصدیق براہین احمدیہ (از حضرت مولانا نورالدین صاحب) بجواب تکذیب براہین احمدیہ (از لیکھرام)

اس سال حضرت نواب محمد علی خانصاحب، حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی اور حضرت غلام حسن صاحب پشاوری نے بیعت کی۔

۱۸۹۱ء

۳ مارچ : دعویٰ مسیحیت کے بعد حضور کا پہلا سفر لدھیانہ

۲۶ مارچ : علماء کو تحریری مباحثہ کی دعوت - مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا مباحثہ سے انکار۔

۲۰ مئی : پادریوں کو "وفات مسیح" پر تبادلۂ خیالات کی دعوت

ازالہ اوہام کی تصنیف و اشاعت۔ لفظ توفی اور الدجال کے بارہ میں ایک ہزار روپیہ کا انعامی اعلان

اعلان دعویٰ مہدویت

جولائی : سفر امرتسر و لدھیانہ

۲۰ تا ۲۹ جولائی: لدھیانہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ۔ جو الحق لدھیانہ کے نام سے شائع ہوا۔

جولائی میں حضور کی صاحبزادی عصمت کی وفات ہوئی۔

۲۹ ستمبر : حضور کا سفر دہلی

۲ اکتوبر : مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحق صاحب کو مباحثہ کی دعوت اور ان کا گریز

۲۳ اکتوبر : دہلی میں مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی سے مناظرہ۔ جو الحق دہلی کے نام سے شائع ہوا۔

سفر لدھیانہ و پٹیالہ

دسمبر : تصنیف و اشاعت آسمانی فیصلہ

۲۷ دسمبر : جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ بیت اقصیٰ قادیان میں ہوا جس میں ۷۵ افراد شریک ہوئے۔

اس سال مندرجہ ذیل بزرگوں نے حضور کی بیعت کی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت میر ناصر نواب صاحب

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی۔

حضور نے اپنی زوجہ اول کو بے دین رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کھلم کھلا مخالفت اور باوجود بار بار تنبیہ کے

باز نہ آنے کی وجہ سے طلاق دیدی۔
ولادت صاحبزادی شوکت جو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطن سے ہوئیں۔

۱۸۹۲ء

جنوری : حضور نے اہل لاہور پر اتمام حجت کے لیے سفر لاہور اختیار فرمایا۔
۳۱ جنوری : لاہور میں منشی میراں بخش صاحب کی کوٹھی کے احاطہ میں جلسہ۔ حضور اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کی عظیم الشان تقادیر۔
عبدالحکیم کلانوری سے مباحثہ جو ۳ فروری تک جاری رہا۔
فروری : سفر سیالکوٹ۔ حکیم حسام الدین صاحب کے مکان میں فروکش ہوئے
سفر کپورتھلہ، جالندھر و لدھیانہ
تصنیف و اشاعت "نشانِ آسمانی"
۳۰ ستمبر : پیشگوئی کے مطابق وفات مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری
۱۰ دسمبر : علماء کو مباہلہ کی پہلی دعوتِ عام
۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر : دوسرا جلسہ سالانہ ۳۲۷ احباب کی شرکت
اس سال مندرجہ ذیل بزرگ جماعت میں شامل ہوئے۔
حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب، حضرت پیر منظور محمد صاحب، حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی۔
حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری
حضور کی صاحبزادی شوکت کی وفات

۱۸۹۳ء

جنوری : حضور کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے گئے۔
" "التبلیغ" کے عنوان سے عربی میں ایک فصیح و بلیغ خط کی شکل میں تصنیف جس کے آخر پر قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان تحریر فرمایا۔
حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف کا خراج عقیدت
لیکھرام کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع کی۔
فروری : آئینہ کمالاتِ اسلام کی اشاعت
ملکہ وکٹوریہ کو پیغامِ حق

۳۰ رمارچ : مخالفین کو عربی زبان میں مقابلہ کی دعوت دی۔
تصنیف کرامات الصادقین

۲۰ راپریل : ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

اپریل : تصنیف واشاعت برکات الدعا

اپریل : حضرت مولانا نورالدین صاحب گھر بار چھوڑ کر خدا کی خاطر قادیان آگئے اور "الدار" میں رہائش اختیار کی۔

۲۲ مئی تا ۵ جون: امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ۔ جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔

جون : پیشگوئی دربارہ آتھم

" : سفر جنڈیالہ

جولائی : اشاعت تحفہ بغداد

اگست : اشاعت شہادۃ القرآن۔ تصنیف حجۃ الاسلام وسچائی کا اظہار

نومبر : سفر فیروز پور۔ واپسی ۱۴ ردسمبر کو ہوئی۔ اسی سفر کے دوران لاہور سٹیشن پر غیرتِ دینی کے ماتحت لیکھرام کے سلام کا جواب نہ دینے کا ایمان افروز واقعہ ظاہر ہوا۔
اسی سال حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی قادیان میں آبسے۔

۱۸۹۴ء

فروری : تصنیف حمامۃ البشریٰ۔ نورالحق حصہ اول

۲۰ رمارچ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳ ررمضان ۱۳۱۱ھ کو چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔

۶ راپریل : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۲۸ ررمضان ۱۳۱۱ھ کو سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔

مئی : اشاعت نورالحق حصہ دوم

جون : اشاعت اتمام الحجۃ

جولائی : اشاعت سر الخلافہ

۶ رستمبر : دعوتِ مباہلہ برائے پیشگوئی محمدی بیگم

ستمبر : آتھم کے رجوع الی الحق کی وجہ سے ہلاک نہ ہونے پر مخالفین کا شور اور استہزاء اور حضور کی طرف سے جوابی اشتہارات کی اشاعت۔

۹ رستمبر : آتھم کو ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج کہ وہ حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی قسم کھائے۔ ۲۰ رستمبر کو یہ رقم دو ہزار کردی گئی۔ ۵ راکتوبر کو ۳ ہزار اور ۲۷ راکتوبر کو چار ہزار تک بڑھا دی گئی۔

ستمبر : اشاعت انوار الاسلام

۲۹ر ستمبر : سعداللہ لدھیانوی کے مقطوع النسل مرنے کی پیشگوئی
اس سال پادریوں اور دوسرے مخالفین کی طرف سے حضور کے خلاف متحدہ محاذ قائم کر کے حضور پر بغاوت کا الزام لگایا گیا۔
لندن میں پادریوں کی عالمی کانفرنس میں تحریک احمدیت کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا گیا۔

اسی سال حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی جماعت میں داخل ہوئے۔

۱۸۹۵ء

قادیان میں ضیاء الاسلام پریس اور کتب خانہ قائم کیا گیا
۲۰ر مئی : ضیاء الاسلام پریس سے پہلی کتاب ضیاء الحق کی اشاعت
۲۴ر مئی : ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
۱۵ر جون : اشاعت نور القرآن حصہ اوّل
تصنیف "منن الرحمان" اس تحقیق کے متعلق کہ عربی ام الالسنہ ہے
حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے سفر کشمیر اور ان کی قبر واقع سری نگر کا انکشاف کیا۔
باوا نانک کے مسلمان ہونے کے تائیدی دلائل کا انکشاف
۳۰ر ستمبر : حضور مقدس چولہ دیکھنے کے لیے ڈیرہ نانک تشریف لے گئے۔
نومبر : اشاعت ست بچن و آریہ دھرم
۲۰ر دسمبر : اشاعت نور القرآن حصہ دوم
اس سال ناموس مصطفیٰ اور مذہبی مباحثات میں امن کے قیام کے لیے حضور نے دو تجاویز پیش کیں۔
ا :- کوئی فرقہ دوسرے فرقہ پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس کی الہامی کتاب یا پیشوا پر ہوتا ہو۔
ب :- صرف انہی کتابوں پر اعتراض کیا جائے جو فریق ثانی کے نزدیک مسلمہ ہوں۔
اسی سال "الدار" میں کنواں لگایا گیا۔ جو احمدی آبادی میں بیت اقصیٰ کے علاوہ پہلا کنواں تھا۔
حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔
حضرت میر ناصر نواب صاحب خدا کی خاطر قادیان میں آن بسے۔

۱۸۹۶ء

یکم جنوری : حضور نے ایک اشتہار کے ذریعہ حکومت کو جمعہ کی تعطیل کی تحریک فرمائی۔
مارچ : والئی کابل امیر عبدالرحمان کے نام حضور کا خط۔
: خدا کے حکم سے ہندوستان کے نامور قابل ذکر مخالفین کو حضور کی طرف سے دعوتِ مباہلہ
: حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف کی طرف سے اظہارِ عقیدت
۲۷ر جولائی : حق کو چھپانے کی وجہ سے آتھم کی ہلاکت
۲۶ تا ۲۹ دسمبر : جلسہ اعظم مذاہب لاہور منعقد ہوا - ۲۸، ۲۹ر دسمبر کو حضور کا مضمون پڑھا گیا اور "مضمون بالا رہا" کا نشان ظاہر ہوا۔
تصنیف واشاعت "اسلامی اصول کی فلاسفی"
اس سال کے آخر پر بمبئی سے طاعون کا آغاز ہوا - جو بعد میں بہت بھیانک شکل اختیار کر گئی۔

۱۸۹۷ء

۱۴ر جنوری : "الاشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار" کی اشاعت جس میں آپ نے عیسائیوں کو چالیس دن کے روحانی مقابلہ کا چیلنج دیا
۲۲ر جنوری : اشاعتِ "انجام آتھم"۔ اس کتاب میں حضور نے ۳۱۳ بزرگ متبعین کے نام درج فرمائے۔
۲۸ر جنوری : حضور نے یسوع کی پیشگوئیوں کی نسبت پادریوں کو ایک ہزار روپے کا انعامی چیلنج دیا۔
۲ر مارچ : ولادت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
۶ر مارچ : لیکھرام کی ہلاکت
" " : اشتہار بعنوان "خدا کی لعنت اور کسر صلیب" کی اشاعت
۱۰ر مارچ : اشتہار کے ذریعہ شیخ محمد رضا طہرانی نجفی کی دریدہ دھنی کا جواب دیا۔
۸ر اپریل : لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضور کے گھر کی تلاشی لی گئی۔
اپریل : "سراجِ منیر" کی اشاعت
۱۰ر مئی : نائب سفیر سلطان ترکی حسین کامی کی قادیان میں آمد۔ حضور کی طرف سے سلطنت ترکی میں انقلاب کی پیشگوئی۔
۱۲ر مئی : "استفتاء" کی اشاعت
۲۶ر مئی : حجۃ اللہ کی اشاعت
۲۷ر مئی : "تحفۂ قیصریہ" کی اشاعت جس میں آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو پیغامِ حق پہنچایا۔

۷ رجون : حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصلح موعود) کے ختم قرآن کے موقع پر ایک یادگار تقریب منعقد ہوئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے "محمود کی آمین" کے عنوان سے نظم لکھی۔

۲۰، ۲۱ جون: قادیان میں جلسۂ احباب منعقد ہوا۔

۲۲ رجون : اشاعت "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

۱۵ رجولائی : مخالفین کو قسم دے کر استخارہ کی درخواست

اگست : پادری مارٹن کلارک کی طرف سے حضور پر مقدمہ اقدام قتل کا اندراج اور حضور کا اس سلسلہ میں سفر بٹالہ

۱۳ راگست : کپتان ڈگلس کی عدالت میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کی گواہی۔

۲۳ راگست: حضور کی باعزت بریت

حضور کا سفر ملتان اور لاہور میں قیام

۱۵ رستمبر : حضور نے قادیان میں بچوں اور نوجوانوں کے لیے مثالی درسگاہ کے قیام کے لیے بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی۔

۸ ر اکتوبر : جماعت کے سب سے پہلے اخبار "الحکم" کا اجراء۔ جو پہلے امرتسر سے اور پھر قادیان سے شائع ہونے لگا

۲۹ ر اکتوبر : سفر ملتان

اس سال حضرت مولانا شیر علی صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۱۸۹۸ء

۳ رجنوری : حضور نے مدرسہ تعلیم الاسلام کا افتتاح فرمایا پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب۔ طلبہ کی کل تعداد ۴۱ تھی

۲۴ رجنوری: کتاب البریہ کی اشاعت جس میں حضور نے دو عظیم الشان انعامی چیلنج بھی دیئے۔

عیسائیوں کو اپنے الہامات کی نسبت ایک ہزار روپیہ کا چیلنج

اس بات پر بیس ہزار روپیہ کا چیلنج کہ کسی حدیث سے مسیح کا جسم عنصری سمیت آسمان پر جانا ثابت کیا جائے۔

۶ ر فروری : بذریعہ اشتہار پنجاب میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی۔

اپریل : تصنیف "ابلاغ یا فریاد درد" اور دنیا کی اہم زبانوں میں اشاعت لٹریچر کی جامع سکیم کا اعلان۔

اپریل : محمد بخش جعفر زٹلی کی طرف سے حضور کی وفات کی مفتریانہ خبر کی اشاعت

۲ رمئی : قادیان میں جلسۂ طاعون اور حضور کی نصائح

۷ رجون : جماعت کے نام رشتہ ناطہ کے متعلق احکام پر مشتمل اشتہار شائع کیا۔

۱۷ رستمبر: مقدمہ انکم ٹیکس اور اس سے بریت

اکتوبر : اشاعت "ضرورۃ الامام"

" : امن عامہ کے قیام کے لیے وائسرائے ہند کے نام حضور کا میموریل

نومبر : ایک دن میں (یعنی ۲۰ر نومبر کو) تصنیف کردہ کتاب نجم الہدیٰ نیز راز حقیقت کی اشاعت

یکم دسمبر : مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے مچلکہ ضمانت برائے حفظ امن

دسمبر : گورداسپور اور دھاریوال کے سفر

۲۷ر دسمبر : اشاعت کشف الغطاء

۱۸۹۹ء

جنوری : "ایام الصلح" کی اشاعت

۲۱ر فروری : "حقیقۃ المہدی" کی اشاعت

۲۴ر فروری : مقدمہ نقض امن سے حضور کی بریت

۳ر مارچ : حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصلح موعود) کی قائم کردہ انجمن ہمدردانِ (دین) کا پہلا اجلاس

اپریل : تصنیف "مسیح ہندوستان میں"

۱۴ر جون : ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

۲۴ر اگست : ستارہ قیصرہ کی اشاعت

اگست : حضور کے زمانۂ ماموریت کا پہلا پورے قد کا فوٹو لیا گیا۔

۲۷ر ستمبر : مذاہب عالم کے جلسہ کے لیے حضور نے حکومت کے نام میموریل شائع کیا۔

: امسال فریاد درد کا انگریزی ایڈیشن شائع ہوا۔

منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کا فتنہ اور تریاق القلوب کی اشاعت

مقدمہ گوڑ گانواں از اصغر حسین

اسی سال حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی قادیان میں آن بسے۔

۱۹۰۰ء

۵ر جنوری : مرزا امام الدین نے بیت مبارک کو مہمان خانہ سے ملانے والی شارع عام کو اینٹوں سے دیوار کھینچ کر بند کر دیا۔ جس سے مقامی اور باہر سے آنے والے احمدیوں کو بھی شدید تکلیف پہنچی۔ دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔

یکم فروری : مدرسہ تعلیم الاسلام کو پرائمری سے مڈل کر دیا گیا

۲ر فروری : حضور کی تحریک پر عید الفطر کے موقع پر ایک ہزار احمدیوں کا اجتماع ۔ اس تقریب کو جلسہ احباب بھی کہا جاتا ہے

۱۰ر فروری : بذریعہ اشتہار جنگ ٹرانسوال کے زخمیوں کے لیے چندہ کی تحریک ۔ ۵۰۰ روپے جمع ہوئے ۔

فروری : مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بنا ۔

۱۱ر اپریل : عید الاضحیٰ پر خطبہ الہامیہ کا زبردست علمی نشان ظاہر ہوا ۔

۲۲ر مئی : اشاعت "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد"

۲۴ر مئی : پادری لیفرائے کے مقابل "معصوم نبی" کے عنوان سے زبردست مضمون تحریر فرمایا جو ۲۵ر مئی کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے لاہور میں پادری لیفرائے کے جلسہ میں سنایا ۔

۲۵ر مئی : پادری لیفرائے کو معصوم نبی کے متعلق مقابلہ کی کھلی دعوت

۲۸ر مئی : جہاد بالسیف کے متعلق فتویٰ کی اشاعت

؍؍ ؍؍ : منارۃ المسیح کے لیے چندہ کی تحریک کا اشتہار

مئی : تصنیف لجۃ النور

۲۰ر جولائی : پیر مہر علی شاہ صاحب کو تفسیر نویسی کا چیلنج ۔ تصنیف تحفہ گولڑویہ

۱۲ر اگست : مقدمہ دیوار کا فیصلہ حضور کے حق میں ہوا ۔

اکتوبر : حضور کی شدید مصروفیات کی وجہ سے قادیان میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوتی رہیں اور تجمع له الصلوٰۃ کا نشان پورا ہوا ۔ یہ سلسلہ فروری ۱۹۰۱ء تک جاری رہا ۔

۴ر نومبر : بذریعہ اشتہار جماعت کا نام ۔۔۔۔ فرقہ احمدیہ رکھا ۔

۱۵ر دسمبر : اربعین کی اشاعت جس میں امامت نماز کے متعلق صریح احکامات بھی درج فرمائے ۔

دسمبر : حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی بذریعہ خط بیعت جو مولوی عبدالرحمان صاحب لے کر آئے ۔ اس سال حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مجلس تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی ۔

اسی سال حضرت حافظ روشن علی صاحب اور حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر صاحب نے بیعت کی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان میں آن بسے ۔

۱۹۰۱ء

۱۵ر جنوری : حضور نے "ریویو آف ریلیجنز" کے اجراء کا اعلان فرمایا ۔

۲۳ر فروری : اشاعت اعجاز المسیح

۵ر مارچ : حضور نے مخالفین کو دعوت دی کہ فریقین آپس میں ایک دوسرے کی عزت پر حملہ نہ کریں اور تہذیب و شائستگی

سے پیش آئیں۔

۱۷ر مارچ : حضور نے اشتہار کے ذریعہ پھر طاعون سے ہوشیار کیا۔

وسط سال میں کابل میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب راہ حق میں قربان ہو گئے۔

اگست : اشاعت خطبہ الہامیہ

۹ر ستمبر : اشتہار بعنوان "مفید الاخبار" جس میں حضور نے اپنی کتب کے امتحان لینے کی تحریک فرمائی۔

۳ر اکتوبر : امیر کابل عبدالرحمان فالج سے فوت ہو گئے۔

۵ر نومبر : اشاعت "ایک غلطی کا ازالہ"

۱۷ر نومبر : برطانوی سیاح ڈکسن کی قادیان میں آمد

۲۰ر نومبر : حضور کی نظم فونوگراف میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ریکارڈ کی۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے

۳۰ر نومبر : حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔

۲۶ر دسمبر : لکھنؤ کے نواب عماد الملک فتح نواز جنگ مولوی سید مہدی حسین صاحب کی قادیان میں آمد اور قبولِ حق۔

اس سال حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بیعت کی۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کی قادیان میں مستقل رہائش۔

۱۹۰۲ء

جنوری : ریویو آف ریلیجنز کا اردو اور انگریزی میں اجراء

۵ر مارچ : بذریعہ اشتہار حضور نے ماہوار جماعتی چندوں کے لیے مستقل نظام کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔

اپریل : اشاعت دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاء۔

۱۲ر جون : اشاعت الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ سیّد محمد رشید رضا (مصر) کو عربی میں مقابلہ کا چیلنج

تصنیف نزول المسیح

۲۳ر اگست : پگٹ (لندن) کی ہلاکت کی پیشگوئی

یکم ستمبر : اشاعت تحفہ گولڑویہ

۱۲ر ستمبر : حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح

ستمبر : ڈاکٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی۔

۲ راکتوبر : حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا پہلا نکاح
۵ راکتوبر : اشاعت "کشتی نوح"
۶ راکتوبر : اشاعت "تحفۃ الندوہ"
۲۸ راکتوبر : اشاعت "تریاق القلوب"
۲۹ ۳۰ راکتوبر: حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان مباحثہ مُد
۳۱ راکتوبر : ہفت روزہ "البدر" کا اجراء
اکتوبر : اشاعت تحفہ غزنویہ
۷ رنومبر : عدالت میں ایک گواہی کے سلسلہ میں حضور کا سفر بٹالہ
۱۵ رنومبر : اشاعت اعجاز احمدی اور دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج
۲۷ رنومبر : اشاعت ریویو برمباحثہ بٹالوی وچکڑالوی۔
نومبر : حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان تشریف لائے۔

۱۹۰۳ء

۴ رجنوری : کرم دین جہلمی کی طرف سے حضور پر پہلا مقدمہ اور حضور کا سفر جہلم، امرتسر اور لاہور۔
۱۰ رجنوری : مولوی ثناء اللہ صاحب کی قادیان میں آمد۔ حضور کی طرف سے تحقیق حق کی دعوت مگر ان کا گریز
۱۴ رجنوری : مواہب الرحمان کی اشاعت
۱۹ رجنوری : مقدمہ کرم دین جہلمی میں حضور کی بریت
۲۲ رجنوری : حضور کو رویاء کے ذریعہ روس کا عصا ملنے کی اطلاع دی گئی۔
۲۸ رجنوری : کرم دین کی طرف سے دوسرا مقدمہ۔ حضور کی گرفتاری کی سازش۔ سفر گورداسپور۔
" : ولادت صاحبزادی امۃ النصیر۔ وفات ۳ ردسمبر کو ہوئی۔
جنوری : صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قادیان سے کابل واپسی۔
۲۸ رفروری : اشاعت نسیم دعوت
۸ رمارچ : اشاعت سناتن دھرم
۱۳ رمارچ : منارۃ المسیح اور بیت الدعا کا حضور نے سنگ بنیاد رکھا۔
۲۸ رمئی : تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح حضور کے ارشاد پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا۔ حضور نے خاص پیغام بھیجا۔ پہلے پرنسپل حضرت مولانا شیر علی صاحب۔
۱۴ رجولائی : حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب احمدیت پر قربان ہوگئے۔

۱۶ر اکتوبر : تذکرة الشہادتین کی اشاعت

۲۵ر اکتوبر : نواب عبدالرحیم ابن نواب محمد علی خان صاحب کی شفایابی کا معجزہ ظاہر ہوا۔

اکتوبر : حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی پہلی شادی۔

دسمبر : سیرة الابدال کی اشاعت

اسی سال حضور کی پیشگوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون کثرت سے پھیلی اور بہت سے افراد سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۱۹۰۴ء

۲۵ر جون : حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی ولادت ہوئی۔

۲۰ر اگست : سفر لاہور اور چار عظیم الشان لیکچر مضمون موسومہ اس ملک کے موجودہ مذاہب اور ...

۳ر ستمبر کو منڈوہ میلارام میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا

: بہائی مبلغ حکیم مرزا محمود صاحب زرقانی کی طرف سے مباحثہ کی دعوت اور حضور کی طرف سے طریق فیصلہ مگر ان کا گریز۔

۲۷ر اکتوبر : سفر سیالکوٹ کا آغاز۔ ۲۸ر اکتوبر کو جمعہ کے بعد بیعت اور تقریر

۳۱ر اکتوبر : لیکچر سیالکوٹ کی تصنیف

۲ر نومبر : لیکچر سیالکوٹ کی تصنیف و اشاعت اور جلسہ عام میں سنایا جانا۔ دعویٰ مثیل کرشن

۴ر نومبر : قادیان واپسی

: جلسہ سالانہ پر حضور کی تقاریر۔ "حضرت اقدس کی تقریریں" کے عنوان سے شائع ہوئیں۔

اس سال حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

۱۹۰۵ء

۷ر جنوری : کرم دین جہلمی کے دوسرے مقدمہ سے حضور کی بریت از ہائیکورٹ

فروری : تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم اور زلزلۂ عظیمہ (جنگ عظیم) کی پیشگوئی

۴ر اپریل : پیشگوئیوں کے مطابق کانگڑہ میں قیامت خیز زلزلہ

۵ر اپریل : اشتہار بعنوان "الدعوت" کی اشاعت

۲ر مئی : ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی ابوالنصر آہ کی قادیان میں آمد اور بیعت

۳ر مئی : الہام "آہ نادر شاہ کہاں گیا" یہ پیشگوئی ۸ر نومبر ۱۹۳۳ء کو پوری ہوئی

۲۵ مئی : ابوالکلام آزاد کی قادیان آمد اور حضور سے ملاقات

۸ ر اکتوبر : اشتہار تبلیغ الحق کی اشاعت، حضرت امام حسینؓ اور اہلِ بیت سے بے انتہا محبت کا اظہار

۱۱ ر اکتوبر : وفات حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ - امانتاً دفن کئے گئے۔

۲۳ ر اکتوبر : حضور کا آخری سفر دہلی

۲۴ ر اکتوبر : دہلی میں اولیاء اللہ کی قبور پر دُعا

۵ ر نومبر : حضور کا سفر لدھیانہ اور لیکچر

۸ ر نومبر : سفر امرتسر اور لیکچر

۱۲ ر نومبر : قادیان میں واپسی

۳ ر دسمبر : وفات حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی

۶ ر دسمبر : حضور نے رخصت ہونے والے علماء کے جانشین تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۲۰ ر دسمبر : "الوصیت" کی اشاعت - قرب وصال کے متعلق الہامات - بہشتی مقبرہ کے قیام اور اس میں دفن ہونے کی شرائط کا اعلان۔

۲۷ ر دسمبر : حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا - آپ کے مقدس وجود سے بہشتی مقبرہ کا افتتاح ہوا۔

〃 〃 : جلسہ سالانہ پر حضور کی تقریر "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے"۔

اس سال حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے بیعت کی۔

۱۹۰۶ء

۱۵ ر جنوری : الہام "تزلزل در ایوانِ کسریٰ افتاد"

۲۹ ر جنوری : صدر انجمن احمدیہ کا قیام

جنوری : مدرسہ احمدیہ کا آغاز، مدرسہ تعلیم الاسلام کی دینیات شاخ کی شکل میں ہوا۔

۵ ر فروری : حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی شادی حضور کے رویاء کے مطابق ہوئی۔

۱۱ - فروری : تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضور کا الہام جو ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو پورا ہوا۔

یکم مارچ : سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء ہوا۔

۹ ر مارچ : چشمۂ مسیحی کی اشاعت

مارچ : تجلیات الٰہیہ کی تصنیف

۴ اپریل : چراغ دین جمونی کی حضور کی پیشگوئی کے مطابق وفات

۳۰ راپریل : حضور نے عبدالحکیم پٹیالوی کے بدعقائد کی وجہ سے اسے جماعت سے خارج کر دیا۔

اپریل : حضرت میر قاسم علی صاحب سے پادری احمد مسیح کا مباحثہ۔ ناکامی کے بعد پادری احمد مسیح کا مباہلہ سے گریز

۱۰ رمئی : حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شادی۔

۲۶ رمئی : حضور کے پہلے پوتے مرزا نصیر احمد ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت

۵ رجون : حضور کا پادری احمد مسیح کو مباہلے کا چیلنج اور اس کا گریز

جولائی : رسالہ تعلیم الاسلام کا اجرا۔ ایڈیٹر حضرت سید سرور شاہ صاحب

۱۵ رنومبر : حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح

دسمبر : جلسہ سالانہ میں ۲۵۰۰ افراد کی شمولیت۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جلسہ پر پہلی دفعہ تقریر کی۔

۱۹۰۷ء

جنوری : سعد اللہ لدھیانوی کی طاعون سے وفات

۲۰ رفروری : "قادیان کے آریہ اور ہم" کی اشاعت

فروری : اخبار شبھ چنتک کے عملہ کی طاعون سے ہلاکت

۹ رمارچ : ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت

۷ راپریل : منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ کی ہلاکت

۱۵ راپریل : اشاعت "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

۱۷ راپریل : ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق اشتہار "فتح عظیم" کی اشاعت

۷ رمئی : بذریعہ اشتہار جماعتِ احمدیہ کو ملکی شورش میں امن کے ساتھ رہنے کی تلقین

۱۲ رمئی : قادیان میں جلسہ

۱۵ رمئی : اشاعت "حقیقۃ الوحی"

۱۲ رجولائی : الہام "مرزا غلام احمد کی جے"

۱۴ رجولائی : سفر بٹالہ

۳۰ راگست : حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نکاح حضرت مریم بیگم صاحبہ سے۔

۱۶ رستمبر : حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات

" " : حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی دستی بیعت

ستمبر : وقفِ زندگی کی پہلی منظم تحریک۔ ۱۳ر احباب نے وقف کیا۔

۲ر دسمبر : آریہ سماج لاہور کی مذہبی کانفرنس میں حضور کا مضمون حضرت مولانا نورالدین صاحب نے پڑھکر سنایا۔

۲۷تا۲۹ دسمبر: حضور کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ۔ حاضری تین ہزار تھی۔ حضور نے دو تقاریر فرمائیں۔

۲۸ر دسمبر : صدر انجمن احمدیہ کی کانفرنس۔

اس سال عبدالکریم نامی طالب علم کے متعلق احیائے موتیٰ کا نشان ظاہر ہوا۔

۱۹۰۸ء

۱۷ر فروری : حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح

۲۱ر مارچ : سر جیمز ولسن فنانشل کمشنر پنجاب کا دورۂ قادیان

۴ر اپریل : گوروہر سہائے ضلع فیروزپور میں باوا نانک کے تبرکات میں قرآن کریم کا انکشاف ہوا تھا۔ حضور نے ایک وفد بھجوایا، جس نے وہ قرآن دیکھا۔

۷ر اپریل : امریکن سیاح جارج ٹرنر کی قادیان میں آمد۔

۲۴ر اپریل : قادیان میں حضور کی زندگی کا آخری جمعہ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے پڑھایا۔

۲۷ر اپریل : حضور کا آخری سفر لاہور۔ بٹالہ میں قیام فرماتے ہوئے ۲۹ر اپریل کو لاہور پہنچے۔ احمدیہ بلڈنگس میں قیام۔

۲ر مئی : شہزادہ سلطان ابراہیم اور محمد علی صاحب جعفری نے حضور سے ملاقات کی۔

۹ر مئی : الہام الرحیل ثم الرحیل

۱۲ر مئی : انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر ریگ کی حضور سے ملاقات

۱۵ر مئی : "چشمۂ معرفت" کی اشاعت

〃 〃 : سر فضل حسین کی حضور سے ملاقات

۱۷ر مئی : حضور کا پبلک لیکچر اور رؤساء لاہور کو پیغامِ حق

〃 〃 : الہام مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

۱۸ر مئی : پروفیسر ریگ کی دوبارہ ملاقات۔ بعد میں وہ احمدی ہو گئے۔

۲۰ر مئی : الہام الرحیل ثم الرحیل والموت قریب

۲۵ر مئی : احباب جماعت سے حضور کا آخری خطاب۔ بعد نماز عصر آخری سیر۔ آخری کتاب "پیغام صلح" کی تکمیل
: شام کو مرض الموت کا آغاز

۲۶ مئی ۔ سفرِ آخرت

: آخری نماز ادا کی جو فجر کی نماز تھی ۔ ۱۰½ بجے ۷۳ سال کی عمر میں وفات بمطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ
آپ کی نعش کے سامنے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا تاریخی عہد ۔
: ۲½ بجے جنازہ پڑھا گیا ۔ پونے چھ بجے جنازہ گاڑی پر سوار کر کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا ۔ گاڑی ۱۰ بجے بٹالہ پہنچی ۔ احباب نعش مبارک کو کندھوں پر اُٹھا کر قادیان کی طرف روانہ ہوئے ۔

۲۷ مئی

: ۸ بجے صبح احباب جنازہ لے کر قادیان پہنچے ۔
: تمام جماعت نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے جانشین اور جماعتِ احمدیہ کے نئے امام کے طور پر بیعت کی ۔
: نمازِ عصر کے بعد حضرت مولانا نور الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد آخری دیدار ہوا ۔
: شام چھ بجے حضور کا جسد مبارک سینکڑوں اشکبار آنکھوں اور غمزدہ دلوں کیساتھ بہشتی مقبرہ کی خاکِ مقدس کے سپرد کر دیا گیا ۔

وہ ہر کہیں ربوہ میں ہیں

کون کہتا ہے وہ ربوہ میں نہیں ۔ ربوہ میں ہیں
وہ کہیں بھی ہوں مکیں وہ ہر کہیں ربوہ میں ہیں
ہوتے ہیں حائل دلوں کے درمیاں کب فاصلے
جیسے وہ لنڈن میں ہیں ویسے مکیں ربوہ میں ہیں
ہم ہیں ان کے دل میں تو وہ بھی ہمارے دل میں ہیں
ہم وہاں لنڈن میں ہیں اور وہ یہیں ربوہ میں ہیں

(روشن دین تنویر)

اطمینان و سکون سے معمور ایک مثالی گھر

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اہلی زندگی کا ایک خوبصورت نقشہ

فضیل عیاض احمد صاحب

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فداہ ابی وامی کی اہلی زندگی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں واقعۃً "جنت کا نمونہ تھی۔ حضور صحیح معنوں میں خیرکم خیرکم لاھلہ کی عملی تصویر تھے۔ آپ اپنی اہلیہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے جذبات و احساسات کا اسقدر احترام کرتے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ آپ کو حضرت اماں جان سے صرف تعلق خاطر نہیں بلکہ بے اندازہ محبت ہے اور اسی احترام، محبت اور پیار کے جذبے کو دیکھ کر اس دور کی عورتوں میں یہ بات زبان زد عام تھی کہ

"مرزا اپنی بیوی دی بڑی گل مندا اے"

کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی بات بہت مانتے ہیں۔ حضور نے خود اس تعلق کو جو ایک مرد کو اپنی بیوی سے ہونا چاہیئے ایک خط میں واضح کیا ہے چنانچہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام ایک خط میں فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں۔ بھائی اور بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں، لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے۔ جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔۔۔ ۔۔۔۔ وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانہ کو یاد کر کے کون دل ہے جو پُر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے اسی تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔۔۔"

اس خط سے ہمیں آپ کی اہلی زندگی کا پتہ چلتا ہے یہ خط آئینہ ہے ان خیالات کا جو آپ کے دل میں موجزن تھے اور جن پر آپ نے اپنی عملی زندگی سے گواہی دی۔

چنانچہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے برادر اصغر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور کو اپنی اہلیہ (حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) سے

ناراض دیکھا نہ سُنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو
ایک آئیڈیل (IDEAL) جوڑے کی ہونی
چاہیئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ
دلداری کرتے ہیں جو حضور اپنی اہلیہ محترمہ کی
فرمایا کرتے تھے۔"

یہ ایک گھر کے فرد کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ حضور نے شادی
کے بعد حضرت سیّدہ کے ساتھ ۲۵ سال گزارے لیکن
ان ۲۵ سال میں کبھی آپ کو ناراض دیکھا نہ سُنا۔

گھروں میں جھگڑوں کی ابتداء چھوٹی چھوٹی باتوں سے
ہوا کرتی ہے اور پھر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بڑے بڑے
خطرناک حادثات پر منتج ہوتی ہیں۔ کھانا اکثر جھگڑے کا
باعث بن جایا کرتا ہے۔ نمک کی تیزی۔ مرچ کی کمی اور
کچھ نہ ہوا تو شوربے پر ہی جھگڑا شروع کر دیا اور یہ
عام طور پر گھروں میں ہو ہی جایا کرتا ہے۔ مگر اس دور
کے مامور کے گھر میں کبھی ان باتوں پر جھگڑا نہ ہوا اور نہ کبھی
تیوری چڑھی نہ جبیں پر شکن آئی بلکہ ایک عجیب ردِ عمل کا اظہار
ہوا۔ استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل مرحوم
تحریر فرماتی ہیں۔

"ایک دفعہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم
صاحبہ نے فرمایا کہ میں پہلے پہل جب دلی سے آئی
تو مجھے معلوم ہوا کہ حضور گُڑ کے میٹھے چاول
پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق اور
اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔
تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا
گُڑ ڈال دیا سو وہ بالکل راب سی بن گئی جب
پتیلی چولھے سے اُتاری اور چاول برتن میں
نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا
کہ یہ خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا
حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت
صاحب آ گئے میرے چہرہ کو دیکھا جو رنج اور
صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ
دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کہ کیا چاول اچھے نہ پکنے
کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا! نہیں! یہ تو بہت
اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔
ایسے زیادہ گُڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں
یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش
ہو کر کھائے۔ حضرت صاحب نے مجھے خوش
کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش
ہو گیا۔"

ایک دفعہ منشی عبدالحق صاحب لاہوری نے حضور سے
عرض کی کہ

"آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر
بھاری فرائض کا بوجھ ہے آپ کو چاہیئے
کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں
اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لیے
ہر روز تیار ہونی چاہیئے۔"

اس پر حضور نے فرمایا:

"ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی
کہا بھی۔ مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں
میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی
چنداں پرواہ نہیں کرتیں۔"

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے عرض کی۔

"اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے
اور رُعب پیدا نہیں کرتے میرا یہ حال ہے کہ

میں کھانے پینے کے لیے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ناممکن ہے کہ میرا حکم ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام میں فرق آجائے ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بھی اس کی تائید کر دی اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

بظاہر تو یہ ایک معمولی واقعہ ہے لیکن جس بلندیٔ اخلاق، اعلیٰ کردار اور حسنِ سلوک کا پتہ دیتا ہے وہ معمولی نہیں۔

اسی واقعہ پر آپ نے حسنِ معاشرت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

"میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور باایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔"

ذرا عام گھروں اور ان سے اٹھنے والی آوازوں پر غور کریں اور پھر اس پُر معرفت اقتباس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ صرف ایک دفعہ اپنی بیوی کو بلند آواز سے بلایا اور پھر صرف ایک احساس کی وجہ سے کہ اس میں رنج کی آمیزش تھی خدا کے حضور جھکے اور معافی چاہی۔ آپ کی زندگی واقعی عام انسانوں سے عجیب تھی اس ضمن میں ایک ایسی عورت کا ذکر بھی ملتا ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بڑی عقیدت بھی رکھتی تھی مگر اسے اس بات پر اعتراض تھا کہ حضور گھر کے کام میں بیوی کی مدد کر دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات بیوی کا بستر جھاڑتے اور بچھاتے بھی ہیں جو بات اس خاتون کو اپنے اردگرد کے ماحول سے عجیب نظر آئی وہ بات اس عظیم المرتبت مصلح کی زندگی کا ایک حسین پہلو ہے اور اسی بات کو مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی شہادت مزید تقویت بخشتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا:۔

"ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ عورتوں سے ہم لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

صد حیف ان لوگوں کی حالت پر جو گھر سے باہر تو بڑے مسکین بنے ہوتے ہیں اور ان کی گردنیں انکسار سے خم ہوتی ہیں لیکن گھر میں جاتے ہی گرگ باراں دیدہ بن جاتے ہیں اور جتنی دیر تک گھر میں رہتے ہیں گھر والے دل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے کہ یہ بلا جلد گھر سے ٹلے۔

دوسری طرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اسوہ کو دیکھیں کیسی جنت اور کیسا امن و امان ہے کیا سلوک اور اطمینان ہے اس جنت ارضی کی سیر کرانے کے لیے تو ایک دفتر درکار ہے ایک بیٹے نے جس طرح اپنے محترم والدین کو دیکھا اور ان کا مطالعہ کیا وہ ایک نہایت ہی جامع اور نہایت ہی خوبصورت شہادت ہے۔ بچہ اپنے گھر سے بہت متاثر ہوتا ہے جو کچھ وہ بچپن میں دیکھتا ہے اس کو قبول کرتا ہے اور جس کردار کو وہ اپناتا ہے اکثر اس کے والدین کا کردار ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس کے فرزندِ ارجمند مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"حضرت اماں جان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ انکی شادی خاص الہٰی تحریک کے ماتحت ہوئی تھی اور پھر سارے زمانۂ ماموریت میں حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی رفیقۂ حیات رہیں۔ حضور انہیں انتہا درجہ شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کی بے حد دلداری فرماتے تھے کیونکہ حضور کو یہ زبردست احساس تھا کہ یہ شادی خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوئی ہے اور یہ کہ حضور کی زندگی کے مبارک دور کے ساتھ حضرت اماں جان کو مخصوص نسبت ہے چنانچہ بعض اوقات حضرت اماں جان بھی محبت اور ناز کے انداز میں حضور سے کہا کرتی تھیں کہ میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا اس پر حضور فرماتے تھے کہ "ہاں یہ ٹھیک ہے"۔ دوسری طرف حضرت اماں جان بھی حضور کے متعلق کامل محبت اور کامل یگانگت کے مقام پر فائز تھیں اور گھر یوں نظر آتا تھا کہ گویا دو سینوں میں ایک دل کام کر رہا ہے"۔

آج اگر دنیا جنت بن سکتی ہے تو انہی رستوں پر چل کر اور انہی پھولوں کو اپنے چمن میں کھلا کر بن سکتی ہے ہم جو دنیا کو جنت نظیر بنانے کا دعویٰ لے کر اٹھے ہیں تو آئیے اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی جنتوں میں تبدیل کر دیں کہ انہی جنتوں کی مسحور کن فضائیں تمام عالم کو اپنی طرف کھینچیں گی اور سارے دکھ اور فساد مٹ جائیں گے۔

☆

اخبار مجالس

آگے قدم بڑھائے جا

عزیز آباد کراچی ——— دسمبر ۱۹۸۵ء

- ایک جلسہ سیرۃ النبی اور ایک سہ روزہ تربیتی جلسہ
- یکم تا ۱۰ دسمبر عشرہ تحریک جدید
- ۱۱ تا ۲۰ دسمبر عشرہ خدمت خلق ۸۱۹ کپڑے، ۱۳۴ ادویات کی تقسیم
- ۱۳ تا ۲۲ دسمبر عشرہ اصلاح و ارشاد
- ۲۰ دسمبر اجتماعی وقار عمل
- ۱۳ دسمبر مجلس لانڈھی کورنگی کے ساتھ والی بال کا دوستانہ میچ
- ۲۶ دسمبر کو سائیکل سفر میں ۲۶ خدام کی شمولیت

تربیتی کلاسز

- ۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء سنتوک گڑھ ضلع فیصل آباد
- ۲۱ فروری ۱۹۸۶ء دارالذکر فیصل آباد
- ۲۷، ۲۸ فروری ۸۶ء بھلیر دھپ سڑی ضلع قصور اس میں ضلع کی تمام مجالس کی نمائندگی ہوئی۔

مجالس مذاکرہ

- ۳ جنوری ۸۶ء چک ۴۶ گ ب ضلع فیصل آباد
- ۱۵ " " دارالذکر فیصل آباد

UNIVERSAL
VOLTAGE STABILIZER
STAVAL S-7
VOLTAGE STABILIZER
UNIVERSAL A-35
FOR
REFRIGERATORS
DEEP FREEZERS T.V. &
AIR-CONDITIONERS
یونیورسل الیکٹرونکس
۲۲ ۔ یٰسین سٹریٹ
ہال روڈ ۔ لاہور فون:
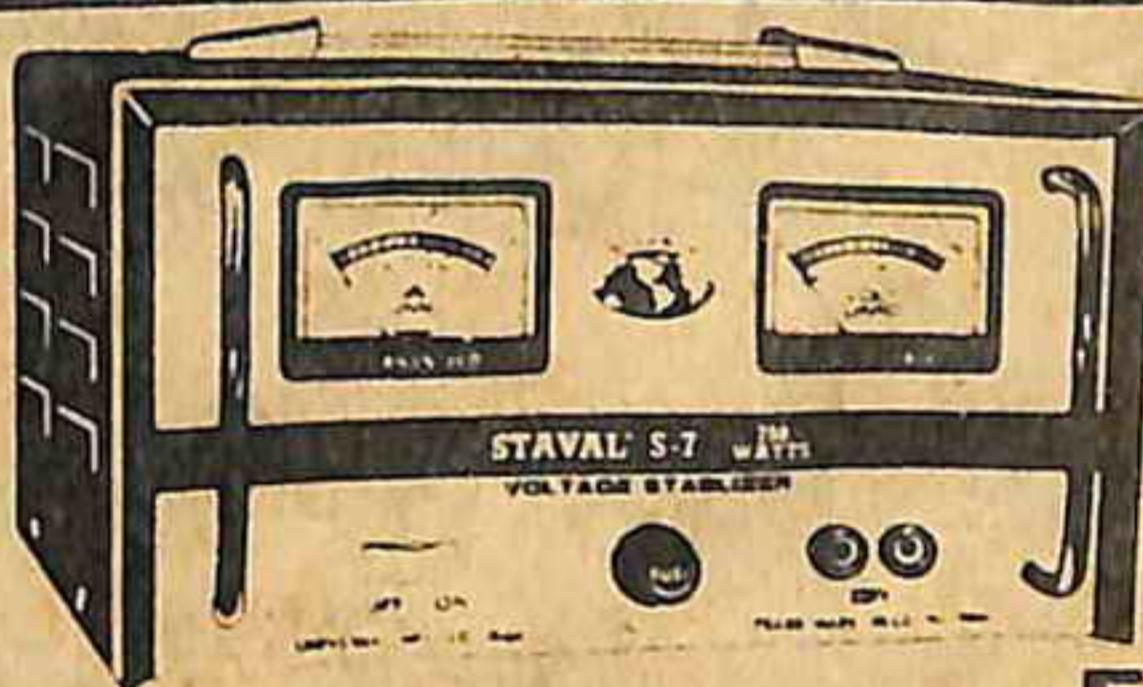
ہماری تاریخ کا ایک روشن باب

جماعت احمدیہ کی لسانی خدمات

تنزانیہ ایک نظر میں

مشرقی افریقہ کا ایک ملک جو ٹانگانیکا اور زنجبار کے باہمی ادغام سے ۱۹۶۴ء میں متحدہ جمہوریہ تنزانیہ کے نام سے معرض وجود میں آیا۔

رقبہ :- ۳۶۲۸۲۰ مربع میل آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ

زرعی پیداوار :- لونگ، کپاس، کافی، گنا اور لکڑی

معدنیات :- ہیرے، سونا، ٹین۔ بلند ترین مقام کوہ کلمنجارو

مذہب اسلام۔ سرکاری زبانیں سواحیلی اور انگریزی

تنزانیہ دولت مشترکہ اور اقوام متحدہ کا رکن ہے۔

تحریر:- محترم محمود خمیس میبیر و صاحب، دارالسلام۔ تنزانیہ
ترجمہ:- محترم اسماعیل صاحب منیر ثانی، سابق مربی تنزانیہ

جماعت احمدیہ جس نے ۱۹۳۵ء سے مشرقی افریقہ میں دین حق کے پیغام کا آغاز کیا تھا۔ سواحیلی زبان کے فروغ اور اسے معیاری بنانے میں بہت مدد کی ہے۔ سب سے بڑا اور عظیم الشان کام جسے کبھی بھی بھلایا نہیں جا سکتا وہ سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنا ہے۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے یہ کام ۱۵؍ نومبر ۱۹۳۶ء کو شروع کیا اور ۱۹۵۴ء میں مکمل کیا۔ جن دو ماہرین زبان نے آپ کی مدد کی وہ مکرم شیخ کالوٹا عمری عبیدی صاحب مرحوم اور مکرم مولانا محمد منور صاحب ہیں۔ اس ترجمۃ القرآن میں نہایت ہی فصیح زبان استعمال کی گئی ہے یہاں تک کہ شعبانی رابرٹ کو کہنا پڑا کہ قرآن کریم کا یہ ترجمہ "سواحیلی زبان کی ماں" ہے۔ اس ترجمہ کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ اکثر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ سواحیلی زبان میں اہم امور اور خیالات کی ترجمانی کرنے کی طاقت نہیں۔ بہت سے اہل علم یہ خیال کرتے تھے کہ سواحیلی زبان خدا تعالیٰ کے الفاظ کو ان کے صحیح معنوں میں ادا کرنے کی قابلیت نہیں رکھتی، لیکن اس ترجمۃ القرآن کے منظر عام پر آتے ہی اُن کے بے بودے خیالات ملیا میٹ ہو گئے اور بڑے بڑے جھگڑالو قسم کے لوگ جیسے ٹوماسی (TOMASI) وغیرہ کے منہ خشک ہو گئے اور ہونٹ سِل گئے اور اُس وقت سے سواحیلی زبان کو اس کی

اصل عظمت عطا ہوئی جس کا بیج مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بویا تھا۔

اُس زمانہ میں اہل علم کی عادت تھی بلکہ آج بھی ہے کہ وہ اپنے خطباتِ جمعہ عربی میں دیا کرتے تھے۔ دریں حالیکہ ان خطبات کا مقصد عوام کو نصیحت کرنا، وعظ کرنا اور انہیں متنبہ کرنا ہے نہ کہ عربی زبان کی شیرینی سے روشناس کروانا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء سے اس امر کی اصلاح کی گئی۔ جماعت احمدیہ کی تمام بیوت الذکر میں جمعہ کے خطبات سواحیلی زبان میں ہی دیے جاتے ہیں۔ اس بات نے لوگوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیا کہ دنیا کی دوسری زبانوں کی طرح یہ زبان بھی قابل عزت ہے۔ مخاطبین کو دینی امور کا ایسے طور پر سمجھانا جیسا کہ ان کا حق ہے اس دروازے کو جماعت احمدیہ نے کھولا اور اس سے ایک طرف تو لوگوں کو دینی اُمور سیکھنے میں بہت آسانی ہو گئی اور دوسری طرف سواحیلی زبان کے فروغ اور اس کی اصلاح کا راستہ کھل گیا۔

سواحیلی زبان کی تاریخ میں دوسرا عظیم الشان کارنامہ اخبار ماپینزی یا مونگو (MAPEZI YA MUNGU) یعنی "خدا کی محبت" ہے جو ہر ماہ جماعت کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار ۱۹۳۶ء میں ٹبورا (TABORA) سے شروع کیا تھا۔ اس اخبار نے مسلسل علمی مضامین لکھنے اور دیگر علمی خدمات ادا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے صفحات عظیم الشان شعراء کے کلام سے مزیّن ہیں۔ جیسے شعبانی رابرٹ، متھیاس منیمپالا۔ شیخ کالوٹا عمری عبیدی، خمیس امانی خمیس نبامادُوے۔ مونیبی حاطیبو۔ محمدی۔ حمیدی مبیانا۔ مالیگی۔ مبُونگبرد واٹاچوکا اور ملانزی حسانی۔ فہرست تو لمبی ہے مگر میں نے چند شعراء کا ذکر کیا ہے۔

"NDOA MDAYA AFADHALI KURICA UJANE MWCNA"

کے عنوان سے معروف مباحثہ جسے شعبان رابرٹ مرحوم نے شروع کیا تھا اس کا اصل میدان اخبار ماپینزی یا مونگو ہی تھا در حقیقت اگر آپ سواحیلی زبان کی شاعری سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے ان اخبارات کا پڑھنا ناگزیر ہے۔

انجمن ادب سواحیلی اوکوٹا (UKUTA) کی اہمیت ملک کے گوشے گوشے میں واضح ہے، لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ اس انجمن کی ماں نے بیت السلام (دار السلام) میں جنم لیا۔ محترم جے۔ جے کومبا سواحیلی ادب کی انجمن کی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ:

"اوکوٹا یعنی انجمن ادب سواحیلی ۲۳/۹/۱۹۵۹ کو شروع ہوئی اس کا پہلا نام انجمن شعراء ٹانگانیکا تھا جن کا پہلا اجلاس مرحوم شیخ عمری عبیدی صاحب کی ان دنوں رہائش گاہ، دار السلام شہر کے محلہ مغازی موجا میں واقعہ جماعت احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوا بعد از اجلاس اس جگہ کو بطور صدر دفتر منظور کیا گیا۔"

اس تاریخ سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ سواحیلی زبان کی خدمت کرنے میں صفِ اوّل کی جماعت ہے۔

اس طرح پر خود احباب جماعت نے اس زبان کی ترقی میں نمایاں خدمت سرانجام دی ہیں۔ اس بارہ میں مرحوم شیخ عمری عبیدی صاحب کی خدمات ہر اس شخص پر واضح ہیں جو اس زبان کی ترقی کا خواہشمند ہے۔ یاد رہے کہ مرحوم و مغفور ایک لمبے عرصے تک بطور مربی کام کرتے رہے ہیں، اور آپ نے جماعتی لٹریچر کی اشاعت میں بڑی مدد کی۔ آپ کا کامیاب داعی الی اللہ ہونا

آپ کے اسی دیوان سے ظاہر ہے جس میں آپ نے منظوم کلام لکھنے کے اصول بیان کئے ہیں۔ نیز اس سلسلہ میں "کالوٹا کی آواز" کے نام سے ان کا جو منظوم کلام عنقریب شائع ہونے والا ہے اس سے بھی عیاں ہے۔

مکرم مولانا محمد منور صاحب سواحیلی ترجمۃ القرآن میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے مددگار تھے۔ اس ماہر زبان کو اخبار ماپنیزی یا مونگو کے ایڈیٹر ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے جس میں آپ نے نہایت ہی علمی مضامین لکھے نیز "قادیانیت احمدیت نہیں"۔ کتاب تصنیف کی۔ مکرم مولانا جمیل الرحمان صاحب رفیق مشنری انچارج کینیا مشن جو پہلے تنزانیہ کے بھی مشنری انچارج رہ چکے ہیں۔ سواحیلی زبان کے بڑے ماہر ہیں۔ آپ کی مہارت پر اکثر ان لوگوں کو بھی تعجب ہوتا ہے جو اس زبان میں پیدا ہوئے۔ آپ پاکستان کے پیدائشی ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں دارالسلام پہنچکر آپ نے صرف تین ماہ کے قلیل عرصہ میں سواحیلی زبان سیکھی۔ اب ماشاء اللہ کئی کتب کے مصنف ہیں مثلاً "آنحضرتؐ کے معجزات" "تجوید کی کتاب" "ابراہیم کا عظیم بیٹا" اور "نبیوں کی مہر" سواحیلی زبان میں آپ نے بعض کتب کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ نیز آپ اس زبان کے ایک قابلِ احترام شاعر بھی ہیں۔ سواحیلی زبان کی تاریخ میں آپ کا نام اس لیے بھی زندہ جاوید رہیگا کہ آپ سواحیلی کے لفظ ھاڈوبینی (HADUBINI) کے موجد ہیں۔ یعنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دکھانے والا آلہ۔ محترم جمیل صاحب کی اس تخلیق سے پہلے ہمارے ہاں کوئی لفظ ایسے آلے کے لیے موجود نہ تھا جو قریب کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دکھائے۔ سوائے ڈروبینی (DADUBINI) کے جو کہ دراصل دُور کی چیزیں دیکھنے کا آلہ ہے۔ چنانچہ محترم جمیل صاحب کی محنت کے طفیل سواحیلی زبان نے سائنسی میدان میں اس طرح ایک قدم اور آگے بڑھایا اور اس پر آپ کو نیروبی کے میئر کی طرف سے ایک امتیازی نشان عطا کیا جس کا نام ہے "CIVIC CREST OF CITY OF NAIRODI"

مکرم معلم حمیدی مبیانا صاحب (جو جماعت کے مربی بھی رہ چکے ہیں) نے بھی سواحیلی زبان کی خدمت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ ٹانگانیکا کے قوانین کا سواحیلی میں ترجمہ کرنے کی کونسل کے ممبر تھے۔ یہ کونسل قانونی ادارہ کے تحت تھی اور اس کے صدر مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب مرحوم تھے۔ مرحوم مبیانا صاحب نہ صرف یہ کہ شاعر تھے بلکہ نہایت ہی خوش الحانی سے نظمیں بھی پڑھتے تھے جس سے سامعین بہت لذت محسوس کرتے۔ آپ نے کئی علمی مضامین چھوڑے ہیں۔ دو کتابوں کے مصنف تھے۔ "اسلامی نکاح" اور "یسرِ موعود" کئی کتب کا ترجمہ کرنے کی سعادت پائی مثلاً "دعوۃ الامیر" اور "یسرنا القرآن"

جماعتِ احمدیہ نے شعر و شاعری کے کمال کو مناسب جگہ دی۔ اس کے لیے اخبار کا ایک پورا صفحہ مقرر تھا۔ اور اس طرح جماعتہائے احمدیہ تنزانیہ کے ہر سالانہ جلسہ میں نظمیں پڑھنے کا پروگرام ضرور ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں شاعری زبان کی جان ہوتی ہے۔ جس میں فصیح و بلیغ الفاظ کا استعمال زبان کو مزید دلکشیں عطا کرتا ہے۔ مکرم مالکی عبداللہ مونگیرو عرف "واٹا چوکا" پرانے شاعر ہیں جنہیں ریڈیو تنزانیہ اور ملکی اخبار "ہمارا ملک" میں نظمیں پڑھنے اور لکھنے کا شرف حاصل ہے مکرم میتمی کے احمد سانسا مگارا نزی انگریز حکومت کے دور کے مشہور شاعر ہیں۔ خصوصاً منظوم کلام کے قوانین کی تدوین کے باعث وہ بہت مشہور ہوئے۔ مکرم ایم ایس کینڈو صاحب جن کا تخلص بیکو بیکو ہے نالغہ روزگا شاعر ہیں۔ آپ کے کلام میں عجیب قسم کی راحت و لذت ہوتی ہے وہ زیادہ نظمیں تو نہیں

لکھتے لیکن جب لکھتے ہیں تو انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ ایسی اعلیٰ زبان استعمال کرتے ہیں جسے سمجھنے کے لیے عالی دماغ چاہیئے۔ آپ کا دوسرا بڑا کام انگریزی کتاب "یسوع کہاں فوت ہوئے"؟ کا ترجمہ کرنا ہے۔ آپ کے بلند پایہ مضامین سواحیلی زبان کی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ دیگر معروف شعراء جنہیں کئی بار اپنا کلام مختلف رسائل میں پیش کرنے کا موقعہ ملا وہ یہ ہیں۔ رمضانی عثمانی شامٹے (عقیلی سبی مالی) اے میکیلا۔ کے ایچ آر مبوامبوا۔ معلم خلفانی۔ معلم خمیسی وا موہیرا۔ پرانے شاعر ہیں جنہوں نے مسٹر متھیاس منیمپالا کی نظم

"UTENZI WA INJILI"

کا منظوم جواب دیا اب اس کلام کو کتابی صورت میں شائع کیا جانے والا ہے اور ان کا دیوان بھی عنقریب طبع ہو کر منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔

دنیا میں شاید کوئی زبان ایسی نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے عجمی الفاظ مستعار نہیں لیے۔ کیونکہ اس طرح زبان وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ احباب جماعت کی محنت کے طفیل کئی عجمی الفاظ سواحیلی زبان میں بھی داخل کئے گئے جس کی ایک مثال تو اوپر بیان کی جا چکی ہے کہ لفظ "HADUBINI" مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے ایجاد کیا۔ لفظ "BUNGE" کے موجد شیخ کالوٹا عمری عبیدی صاحب مرحوم ہیں۔ تنزانیہ جو کہ ٹانگانیکا اور زنجبار کے الحاق کے وقت نام رکھا گیا اسے پیش کرنے والے تین دوستوں میں سے بفضلہٖ تعالیٰ ایک احمدی تھے

ایں سعادت بزور بازو نیست

زبان کے بارہ میں ریڈیو تنزانیہ کا ایک پروگرام "MDIM ZA KISWAHILI" بڑا اہم ہے جس میں ماہرین زبان سواحیلی کے مشکل الفاظ کا صحیح استعمال بتاتے ہیں اور کثیر معانی میں استعمال ہونے والے الفاظ پر بحث کرتے ہیں۔ یہ پروگرام عوام الناس کے لیے بہت ہی فائدہ مند اور ازدیادِ علم کا باعث ہے۔ ان ماہرین زبان میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک دوست احمدی ہیں جن کا نام مکرم جمعہ ابتے عبداللہ صاحب ہے۔ آپ اس پروگرام میں اُس وقت سے حصہ لے رہے ہیں جب آپ بٹورا میں طالب علم تھے آپ ٹانگانیکا یونین کے کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو تنزانیہ میں سواحیلی زبان کی نمایاں اور بے لوث خدمت کرنے کی سعادت بخشی۔ یہ زبان ملک میں انہام و تفہیم اور اتحاد کی فضا پیدا کرنے میں بڑی ممد و معاون ثابت ہوئی ہے۔ ایک زبان کے بغیر ہو سکتا تھا کہ تنزانیہ کی تاریخ کا رُخ کچھ مختلف ہوتا۔ اس ملک کی لسانی تاریخ لکھنے والا ہر مؤرخ جماعت احمدیہ کا نام نامی ہمیشہ عزت سے لیتا رہے گا۔ ورنہ تاریخ کبھی مکمل نہ ہو گی ۞

وعدہ جات تحریک جدید

مجالس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد بھجوائیں۔

ابھی تک صرف مجالس خدام الاحمدیہ چپ بورڈ فیکٹری جہلم کی طرف سے ہی سو فیصد خدام کی شمولیت کی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ باقی مجالس بھی جلد از جلد یہ کام مکمل کر کے بھجوائیں۔

مہتمم تحریکِ جدید

بقیہ: خطبات صفحہ ۷ سے آگے

فرمایا کہ وقت کے ساتھ اچھی سیرت حسین سے حسین تر ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کفو کا نہ ہونا بھی خرابی کی ایک بڑی وجہ ہے کفو کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ گھریلو زندگی کو جنت بنانے کے لیے فریقین کی عادات کو متوازن کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ خرابی کی ایک بنیادی وجہ قول سدید سے احتراز ہے باہمی معاملات میں خوبیوں کا ذکر تو کر دیتے ہیں لیکن دوسرے امور نہیں بتائے جاتے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے صلہ رحمی کو معاشرے کی بنیاد بنایا ہے اور اس پر بہت زور دیا ہے اس۔ جماعت احمدیہ کو صلہ رحمی پر بہت زور دینا چاہیئے۔ معاشرے کی اصلاح گھروں سے ہوگی اور گھروں کی اصلاح میں جواب دہی کے تصور کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے حضور نے فرمایا کہ میرا فرض ہے اور میں لازماً جب تک خدا مجھے توفیق دے گا اس فرض کو پورا کرتا رہوں گا کہ ہمارا معاشرہ دن بدن پہلے سے بہتر حالات میں داخل ہوتا چلا جائے ★

اے شاہِ مکی و مدنی سید الوریٰ
تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا
تیرا غلام در ہوں ترا ہی اسیرِ عشق
تو ہی مرا حبیب ہے محبوبِ کبریا

(کلام طاہر)

آخری صفحہ

تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

قادیان میں ایک شخص "پیرا" ہوا کرتا تھا جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا خادم تھا۔ وہ پہاڑی آدمی تھا۔ اسکو گنٹھیا کی بیماری ہو گئی تھی۔ اس کے رشتہ داروں کو کہا گیا کہ یہاں اس کا علاج نہیں ہو سکتا اُسے میدانی علاقہ میں لے جاؤ۔ چنانچہ وہ اسے گورداسپور لے آئے وہ سب غریب آدمی تھے اور ایسے لوگوں کو روٹی بھی کھانی پڑتی ہے اور دوائی بھی دینی پڑتی ہے۔ اس لیے کوئی شخص علاج کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا۔ آخر کسی نے ان کو بتایا کہ قادیان میں ایک مرزا صاحب ہیں وہ بڑے خدا پرست ہیں۔ وہ معالج اور حکیم بھی ہیں۔ ان کے پاس لے جاؤ۔ وہ اس کی خبر گیری بھی کرینگے اور دوا بھی دینگے۔ چنانچہ اس کے رشتہ دار اسے حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس لے آئے۔ اور اُسے وہاں چھوڑ کر کھسک گئے۔ حضرت صاحب نے اس کا علاج کیا اور آہستہ آہستہ وہ اچھا ہو گیا۔ اس کے رشتہ داروں کو علم ہوا کہ وہ اچھا ہو گیا ہے اور کام کاج کر سکتا ہے۔ تو دوسری سردیوں میں اس کے رشتہ دار آئے اور انہوں نے کوشش کی کہ وہ ان کے ساتھ چل پڑے۔ جب انہوں نے اسے کہا کہ ہم تجھے لینے آئے ہیں تو اس نے کہا کہ تم بیشک میرے رشتہ دار ہو مگر تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اب تو جس نے میرا علاج کیا جس کی وجہ سے میں اچھا ہوا میرا رشتہ دار وہی ہے۔ میں اُسے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ چنانچہ باوجود کہ حضرت صاحب نے اُسے جانے کی اجازت دیدی وہ واپس نہ گیا۔ ساری عمر اس نے حضور کی خدمت میں رہنا پسند کیا۔

(تفسیر کبیر)

★★★

Monthly KHALID RABWAH
Regd. No. L5830 EDITOR ABDUL SAMEE KHAN MARCH 1986

تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

" اگر تمہاری زمینی عزّت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزّت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امّیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سُنو اور شُکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔"